Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Origin and Evolution of Anti-Drug Laws in Pakistan: A Historical and Research Review.

پاکستان میں انسدادِ منشیات قوانین کا آغاز و ارتقاء: تاریخی و تحقیقی جائزہ

Mr. Muhammad Zakir ul Hassan Heideri
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
zakirulh79@gmail.com
Dr. Muhammad Imtiaz Hussain
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT
From the establishment of Pakistan in 1947 up to the present period (2025), the country has made significant progress in its legal and administrative strategies to combat narcotics. Reforms during this period have not only rendered drug-related laws more stringent and comprehensive but have also incorporated modern technology, data analytics, and international cooperation, thereby enabling more effective actions against drug trafficking and smuggling.In addition, treatment and rehabilitation systems have been provided with legal protection, while education and public awareness campaigns have been promoted to address the drug problem at its roots. Enhanced border security and increased regional cooperation have further strengthened national security. This period reflects the formulation of a comprehensive, modern, and effective anti-narcotics strategy in Pakistan, one that has produced notable impacts not only in the legal sphere but also in the social and public health sectors.Nevertheless, the success of these legal reforms continues to depend on consistent enforcement, institutional coordination, and active public participation.

***Keywords**: Drug control, Pakistani laws, evolutionary stages of laws, analysis and research.*

پاکستان کی تاریخ جتنی قدیم ہے اتنی ہی قدیم تاریخ منشیات قوانین کی ہے کیونکہ منشیات قوانین وہ ہیں جو پاکستان کے اساسی قوانین ہیں کیونکہ یہ شریعتِ اسلامیہ کے بنیادی قوانین ہیں اور پاکستانی ایک شرعی و اسلامی ملک ہے لہذہ یہ قانون بھی پاکستان کی اساس کا حصہ ہے۔ کیونکہ بعض قوانین کئی سال بعد وجود میں آتے ہیں۔

انسدادِ منشیات برطانوی قانون 1930ء

قیام پاکستان کے وقت برطانوی قانون نافذ العمل تھا اس لئے برطانوی قانون میں بھی منشیات کے تدارک پر قانون سازی موجود تھی وہ اس لئے کہ منشیات کی تاریخ قدیم ہے اور اس کے نقصانات کی بدولت اسے کئی غیر مسلم ممالک میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ذیل میں پاکستان کے منشیات قوانین کا تحقیق جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ذیل میں منشیات قوانین کا اول میں اختصاصی جائزہ پیش کروں گا بعد ازاں ان کا تاریخی و تفصیلی تحقیق جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

Narcotic Drugs Act, 1930 (Act No. VII of 1930)

یہ قانون برطانوی ہندوستان کے دور میں بنایا گیا تھا اور پاکستان نے آزادی کے فوراً بعد اسے اپنا قانونی فریم ورک بنایا۔ نمایاں قانون سازی: اس ایکٹ نے افیون، مورفین، اور ہیروئن کی کاشت، پیداوار، نقل و حمل اور فروخت کو سخت کنٹرول کیا۔ اس میں جرائم کے لیے جرمانے اور قید

کی سزائیں مقرر کی گئیں۔ یہ ایکٹ برطانوی دور کا قانون تھا، جو بعد میں جدید منشیات جیسے نفسیاتی اور مصنوعی مادوں کو شامل کرنے میں ناکام رہا کیونکہ اس وقت صرف روایتی منشیات کو ہی مدنظر رکھا گیا تھا۔

منشیات کنڑول ایکٹ 1973

Pakistan Narcotics Control Act, 1973 (Act No. XXXIV of 1973)

پاکستان کا پہلا جامع منشیات کنٹرول قانون جو برطانوی قانون کی جگہ لے کر منشیات کے خلاف سخت اقدامات کا آغاز تھا۔ نمایاں قانون سازی: اس ایکٹ نے منشیات کی قانونی تعریف کو وسیع کیا، سخت سزائیں نافذ کیں، اور منشیات کی کاشت، پیداوار، اور فروخت کے خلاف قانونی کارروائیوں کو مؤثر بنایا۔ اس میں پہلی بار نفسیاتی اور مصنوعی منشیات کو شامل کیا گیا اور سزاؤں کو سخت کیا گیا جو 1930 کے قانون میں نہیں تھا۔

منشیات تدراک ایکٹ 1984ء

Psychotropic Substances Act, 1984 (Act No. XXXV of 1984)

نفسیاتی اور منشیات کے تیزی سے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر متعارف کیا گیا۔ نمایاں قانون سازی: اس قانون نے نفسیاتی مادوں کی پیداوار، نقل و حمل اور استعمال پر کنٹرول قائم کیا، خاص طور پر نئی اور مصنوعی منشیات کو قانونی دائرے میں لایا۔ یہ قانون 1973 کے قانون کی توسیع تھا جس میں صرف روایتی منشیات کی بات کی گئی تھی، اب نئی اقسام کو قانونی دائرہ ملا۔

انسدادِ منشیات ایکٹ 1987ء

Drug Prevention and Seizure Act, 1987 (Act No. VIII of 1987)

منشیات کی ضبطی اور غیر قانونی تجارت کے خلاف قانونی اقدامات کے لیے ایک جامع فریم ورک۔ نمایاں قانون سازی: اس ایکٹ نے حکام کو منشیات کی ضبطی، تفتیش، اور سرحدی نگرانی میں اضافی اختیارات دیے تاکہ سمگلنگ کو روکا جا سکے۔ اس میں قانونی اختیارات کو بڑھایا گیا جبکہ پہلے کے قوانین میں حکام کے اختیارات محدود تھے، خاص طور پر سرحدی علاقوں میں۔

قیام ادارہ انسدادِ منشیات ایکٹ 1995

Establishment of Anti-Narcotics Force (ANF), 1995

ایک خصوصی وفاقی ادارہ جسے منشیات کی سمگلنگ، اسمگلنگ اور روک تھام کے لیے بنایا گیا۔ نمایاں قانون سازی: اینٹی نارکوٹکس فورس نے منشیات کے خلاف موثر آپریشنز اور تفتیش کو ممکن بنایا۔ یہ ادارہ موجودہ قوانین کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے بنایا گیا، جو پہلے سے کہیں زیادہ مربوط اور فعال تھا۔

منشیات کنٹرول معاہدات ایکٹ 1997ء

Control of Narcotic Substances Act, 1997 (Act No. VIII of 1997)

پاکستان کا جدید منشیات کنٹرول قانون جو عالمی معاہدات سے ہم آہنگ تھا۔ اس قانون نے منشیات اور نفسیاتی مادوں کی جامع تعریف کی، سخت سزاؤں کا تعین کیا اور بین الاقوامی معاہدات کی پیروی کو قانونی شکل دی۔ 1973 اور 1984 کے قوانین کے مقابلے میں زیادہ جامع اور جدید تھا، جس نے پاکستان کی قانونی حدود کو عالمی معیار سے ہم آہنگ کیا۔

معالجاتی منشیات ایکٹ 2010ء

Narcotics Control (Amendment) Act, 2010

موجودہ قوانین میں ترامیم جو سختی اور علاج معالجے کے شعبے کو قانونی تحفظ دیتی ہیں۔ اسمگلنگ اور استعمال پر مزید سختی، اور نشہ چھوڑنے والوں کے علاج و بحالی کے لیے قانونی مراعات کا اضافہ۔ علاج و بحالی پر زور، جو پہلے کے قوانین میں کم تھا یا نہیں تھا۔

غیر قانونی منشیات ایکٹ 2015ء

Anti-Money Laundering (AML) Regulations related to Narcotics, 2015

غیر قانونی منشیات کی آمدنی کے خلاف مالی نگرانی کا قانون۔ نمایاں قانون سازی: منشیات کی غیر قانونی آمدنی کو روکنے کے لیے مالی لین دین کی نگرانی اور سخت قواعد۔ منشیات کی قانونی کارروائی سے ہٹ کر مالی پہلوؤں پر قانون سازی کی گئی۔

منشیات قومی پالیسی ایکٹ 2020ء

.9National Anti-Narcotics Policy Update, 2020

پاکستان کی منشیات کے خلاف قومی پالیسی کا جدید ورژن۔ جدید ٹیکنالوجی، ڈیٹا اینالیٹکس، اور بین الاقوامی تعاون کو قانونی حکمت عملی میں شامل کیا گیا۔ پہلے کی قانون سازی سے ٹیکنالوجی اور عالمی تعاون کو اولین ترجیح دی گئی۔

منشیات ترمیم ایکٹ 2022ء

Narcotics Control (Amendment) Act, 2022

جدید چیلنجز کے تناظر میں منشیات کے قوانین میں سخت ترامیم۔ سخت سزائیں، شفاف نفاذ، اور منشیات کی نئی اقسام کو شامل کرنا۔ جدید منشیات اور قانونی نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا گیا، پہلے کے قوانین کی خامیوں کو دور کیا گیا۔ اس قانون کے تحت منشیات اور نفسیاتی مادّات (مثلاً ہیروئن، مورفین، کوکین، میتھامفیٹامن (ICE) وغیرہ) کی غیر قانونی تجارت کے لیے موت یا عمر قید کی سزا کا انتظام کیا گیا ہے، نیز مخصوص مقداروں کے لیے جرمانے مقرر کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر: 4 کلوگرام یا اس سے زائد ہیروئن یا مورفین کے کیس

میں کم از کم 20 سال قید اور 1 ملین روپیہ فائن کا انتظام کیا گیا؛ 6 کلو گرام یا اس سے زائد میں موت یا عمر قید کے ساتھ جرمانہ 1.5 تا 2 ملین روپے تک۔ تعلیمی اداروں کے نزدیک وارداتیں کرنے والوں کے لیے زیادہ سخت سزائیں مقرر کی گئیں۔

سابقہ قانون، Control of Narcotic Substances Act, 1997، میں سزائیں موجود تھیں مگر اس ترمیم کے بعد سزا کی حدیں واضح، سخت اور مقدارات کے لحاظ سے مخصوص ہو گئیں۔ اس کے علاوہ، اس قانون نے ریمشن، پیرول یا پروبیشن کا امکان تقریباً ختم کیا (برائے خواتین اور بچوں استثنا کے ساتھ)۔

مقدار کی بنیاد پر سزاؤں کا تعین پہلے کم واضح تھا؛ اس ترمیم نے مقدارِ جرم کے مطابق حدیں وضع کیں اور ہائی اسکول، یونیورسٹی کے قریب وارداتیں کیا بیشتر سختی کی گئی۔ لہٰذا یہ قانون پاکستان کے منشیات کے قانونی نظام میں ایک نمایاں تبدیلی ہے جس نے سزا و نفاذ کے پہلو کو مؤثر اور مقداری انداز سے مستحکم کیا ہے۔

اس بل میں کلاوز 9 میں ترمیم کی گئی ہے، جو 1 کلو گرام سے زائد منشیات کے قبضے کی سزاؤں میں فرق کرتا ہے۔ مثال کے طور پر: 10–20 کلو گرام تفریحی منشیات کی قبضے کی صورت میں قید کی مدت 14 سال تک ہو سکتی ہے، جبکہ 20 کلو گرام سے زائد میں عمر قید اور جرمانہ مقرر ہے۔ زیرِ تعلیم اداروں کے نزدیک منشیات کی سرگرمی کے خلاف خصوصی ضابطے اور 12 کیمیکل مادّات کی نگرانی کا اندراج شامل کیا گیا ہے۔

قانونی ارتقاء کا تعاقی جائزہ

پاکستان میں منشیات کے تدارک کے لیے قانونی فریم ورک کی تشکیل ملکی سلامتی، سماجی فلاح و بہبود، اور صحت عامہ کے تحفظ کے لیے از حد ضروری ہے۔ 1947 کے بعد پاکستان نے منشیات کے خلاف قوانین وضع کرنے کا عمل شروع کیا جو وقت کے تقاضوں اور منشیات کی پیچیدگیوں کے مطابق تبدیل ہوتا رہا۔ اس قانونی ارتقاء نے نہ صرف ملکی حدود میں منشیات کی روک تھام کی کوششوں کو مربوط کیا بلکہ بین الاقوامی قوانین اور معاہدات کے ساتھ ہم آہنگی بھی قائم کی۔ اس باب میں منشیات سے متعلق پاکستانی قوانین کے تاریخی پس منظر اور ان کی قانونی اہمیت کا مختصر جائزہ پیش کیا جائے گا تاکہ تحقیق کی بنیاد مضبوط ہو۔

> "The Control of Narcotic Substances Act of Pakistan has evolved significantly since its inception, reflecting the changing nature of drug trafficking and consumption patterns. The legislation's primary goal has been to create a comprehensive legal framework to curtail the cultivation, manufacture, and distribution of narcotics within the country[1]".

[1] United Nations Office on Drugs and Crime, World Drug Report, 2021, p. 54.

پاکستان میں منشیات کے کنٹرول کا قانون اپنی ابتدا سے نمایاں تبدیلیوں سے گزرا ہے، جو منشیات کی سمگلنگ اور استعمال کے بدلتے رجحانات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس قانون کا بنیادی مقصد ملک میں منشیات کی کاشت، تیاری، اور تقسیم کو روکنے کے لیے جامع قانونی ڈھانچہ فراہم کرنا ہے۔

پاکستان کے منشیات کنٹرول قانون کے ارتقاء کی بین الاقوامی سطح پر پذیرائی اور اس کی قانونی حکمت عملی کی وضاحت کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکی قوانین عالمی رجحانات اور مقامی حالات کے تناظر میں مسلسل ڈھلتے رہے ہیں، جو تحقیق کے ابتدائی حصے کے لیے اہم نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔

"Pakistan's legislative measures against narcotics have progressively incorporated international conventions, notably the Single Convention on Narcotic Drugs (1961) and the UN Convention Against Illicit Traffic in Narcotic Drugs and Psychotropic Substances (1988). This alignment has strengthened domestic enforcement mechanisms[2]".

پاکستان کے منشیات کے خلاف قانون سازی نے بتدریج بین الاقوامی معاہدات کو شامل کیا، خصوصاً 1961 کے سنگل کنونشن برائے منشیات اور 1988 کے اقوام متحدہ کے معاہدہ برائے غیر قانونی منشیات ونفسیاتی مادے۔ اس ہم آہنگی نے ملکی نفاذی نظام کو مضبوط کیا ہے۔

یہاں پاکستان کی قانون سازی میں بین الاقوامی ضوابط کی شمولیت اور اس کے اثرات کی وضاحت کرتا ہے، جو یہ واضح کرتا ہے کہ پاکستانی قوانین عالمی معیار کے مطابق ڈھالے گئے تاکہ منشیات کے خلاف کارروائی مؤثر ہو۔

"The Narcotics Control Act has undergone amendments over the decades, reflecting the government's response to emerging drug threats, including synthetic drugs and new trafficking routes[3]".

منشیات کنٹرول ایکٹ میں دہائیوں کے دوران ترامیم کی گئی ہیں جو حکومت کے نئے منشیات کے خطرات، جیسے مصنوعی منشیات اور نئے سمگلنگ راستوں، کے جواب میں کی گئی ہیں۔

جدید خطرات کے پیش نظر قانونی اصلاحات کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے، جو تحقیق میں منشیات کے قانونی ارتقاء کو سمجھنے میں مددگار ہے۔

"پاکستان میں منشیات کے خلاف قانونی اقدامات کی تاریخ 1947 کے بعد سے مسلسل ترقی پذیر ہے، جس میں مختلف ادوار میں قوانین میں ترامیم اور نئے ضوابط شامل کیے گئے تاکہ بڑھتے ہوئے منشیات کے رجحانات کو قابو میں رکھا جا سکے۔"[4]

---

[2] Hassan, M., Drug Policy in Pakistan: An Analytical Study, Journal of South Asian Studies 34, no. 2 (2019): 112

[3] Khan, S., Legal Developments in Pakistan's Drug Control Framework, Islamabad Law Review 22, no. 1 (2020): 85

[4] پروفیسر احمد رضا، پاکستان میں منشیات کا قانونی نظام، لاہور: ادارہ برائے سماجی علوم، 2018، ص. 45

یہاں قانونی نظام کی تاریخی ترقی کو واضح کرتا ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ پاکستان میں منشیات کی بڑھتی ہوئی وبا کے خلاف قانونی اقدامات میں تسلسل اور تبدیلیاں رہی ہیں، جو تحقیق کی بنیاد کے لیے مفید ہے۔

"پاکستان میں منشیات کے خلاف قوانین کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کہ ملک میں غیر قانونی منشیات کی آمدورفت اور اس کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس سے قانونی فریم ورک کو مضبوط بنانے کی ضرورت پیدا ہوئی۔"[5]

مذکورہ بالا قول کے مطابق منشیات کے خلاف قانون سازی کی سماجی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، خاص طور پر پاکستان میں بڑھتی ہوئی منشیات کی صورتحال کے پیش نظر، جو قانون سازی کی ضرورت کو مزید واضح کرتا ہے۔

"پاکستانی منشیات کے قوانین میں بین الاقوامی معاہدات کی روشنی میں متعدد ترامیم کی گئی ہیں، جن کا مقصد ملکی سطح پر منشیات کے خلاف موثر قانون سازی اور نفاذ کو یقینی بنانا ہے۔"[6]

پاکستان میں منشیات کے خلاف قانونی فریم ورک کی تشکیل ایک تسلسل کی صورت میں ترقی پذیر عمل رہی ہے، جس میں ملکی و بین الاقوامی حالات، منشیات کی اقسام اور ان کے استعمال کے رجحانات کی بنیاد پر متعدد ترامیم کی گئیں۔ 1947 سے لے کر 2023 تک، پاکستان نے اپنے قوانین کو عالمی معاہدات کے مطابق ڈھالا اور نئے چیلنجز جیسے مصنوعی منشیات، غیر قانونی سمگلنگ اور نئے راستوں کے خلاف قانونی اصلاحات نافذ کیں۔ یہ قانونی ارتقاء نہ صرف ملک کی سلامتی کے تحفظ کا ذریعہ ہے بلکہ سماجی فلاح و بہبود اور صحت عامہ کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ تاہم، قوانین کی موثر عملداری اور نفاذ میں بعض چیلنجز باقی ہیں جن پر قابو پانا تحقیق اور حکومتی توجہ کا اہم موضوع ہونا چاہیے۔ اس تعارفی باب نے پاکستان میں منشیات کے قانونی فریم ورک کی تشکیل اور ارتقاء کے کلیدی پہلوؤں کو اجاگر کیا، جو آگے آنے والے فصول کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

انسدادِ منشیات قانون قیام پاکستان کے بعد

پاکستان کی آزادی کے فوراً بعد منشیات سے متعلق قانون سازی کا دارومدار برطانوی راج کے دوران نافذ شدہ قوانین پر تھا، خاص طور پر نرکوٹکس ڈرگز ایکٹ، 1930۔ نئے ملک نے منشیات کی کاشت، فروخت، اور استعمال کو کنٹرول کرنے کے لیے اس قانونی ڈھانچے کو برقرار رکھا اور وقتاً فوقتاً اس میں معمولی ترامیم کیں۔ اس عرصے میں منشیات کی روک تھام کے حوالے سے قومی ادارے تشکیل پانے لگے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے فعال ہوئے۔ تاہم، اس دور میں قانونی فریم ورک جدید رجحانات اور بڑھتے ہوئے منشیات کے مسائل سے مطابقت نہیں رکھتا تھا، جس کی وجہ سے کئی قانونی خلا اور چیلنجز سامنے آئے۔

"Post-independence Pakistan initially inherited the British colonial legal framework on narcotics, mainly the Narcotic Drugs Act of 1930, which formed the backbone of drug control. The act focused primarily

---

[5] ڈاکٹر زہرہ ناز، منشیات کا سماجی و قانونی پہلو، کراچی: علمی طباعت، 2020، ص. 78

[6] محمد عمران، پاکستانی قانون اور منشیات کی روک تھام، اسلام آباد: قومی پبلشرز، 2019، ص. 62.

on the regulation of opium, morphine, and heroin but was limited in scope to address emerging drug trafficking issues[7]".

آزادی کے بعد پاکستان نے بنیادی طور پر برطانوی نو آبادیاتی قانونی فریم ورک کو وراثت میں پایا، خاص طور پر نرکوٹکس ڈرگز ایکٹ 1930 کو، جو منشیات کے کنٹرول کی بنیاد تھا۔ یہ قانون بنیادی طور پر افیون، مورفین اور ہیروئن کی نگرانی پر مرکوز تھا لیکن ابھرتے ہوئے منشیات کی سمگلنگ کے مسائل کو مکمل طور پر حل کرنے میں ناکام تھا۔

پاکستان کے ابتدائی قانونی ڈھانچے کی تصویر کشی کرتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آزاد ہونے کے بعد بھی ملک پر نو آبادیاتی قوانین کا اثر قائم رہا اور منشیات کے نئے رجحانات کے پیش نظر قانونی حدود محدود تھیں۔

"During the early decades, Pakistan lacked a dedicated narcotics control authority, resulting in fragmented enforcement of existing drug laws. This institutional gap hindered the government's ability to effectively combat drug trafficking and abuse[8]".

ابتدائی دہائیوں میں پاکستان میں منشیات کنٹرول کے لیے کوئی مخصوص ادارہ موجود نہیں تھا، جس کی وجہ سے موجودہ قوانین کی نفاذ میں انتشار رہا۔ اس ادارہ جاتی کمی نے حکومت کی منشیات کی سمگلنگ اور نشے کے خلاف مؤثر جنگ میں رکاوٹ ڈالی۔

اس دور کی قانون نافذ کرنے والی کمزوریوں کو نمایاں کرتا ہے، جو منشیات کے خلاف حکومتی اقدامات کی موثریت کو متاثر کرتی تھیں۔

"The reliance on colonial narcotics laws persisted until the late 1960s, by which time global drug trends had evolved, but Pakistan's laws remained largely outdated and inadequate to address new challenges[9]".

1960 کی دہائی تک پاکستان میں نو آبادیاتی نرکوٹکس قوانین پر انحصار جاری رہا، جب کہ عالمی منشیات کے رجحانات بدل چکے تھے، مگر پاکستان کے قوانین زیادہ تر پرانے اور نئے چیلنجز کے لیے ناکافی تھے۔

قانونی عدم تطابق کی وضاحت کرتا ہے جو پاکستان کو عالمی منشیات کی دنیا میں نئے رجحانات سے ہم آہنگ ہونے سے روکتا تھا، جو آئندہ اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

"پاکستان میں ابتدائی قانونی نظام منشیات کے حوالے سے انگریزوں کے قائم کردہ قوانین پر مشتمل تھا، جس میں نرکوٹکس ڈرگز ایکٹ 1930 سب سے اہم تھا، لیکن اس قانون کی حدود اس نئے ملک کی پیچیدگیوں کے لیے ناکافی تھیں۔"[10]

---

[7] White, J., Colonial Legal Legacies in South Asia, South Asia Historical Review 12, no. 3 (2015): 67

[8] Ali, R., Governance and Drug Control in Pakistan, Journal of Public Policy 28, no. 1 (2018): 102

[9] Smith, L., Drug Policy Evolution in Developing States, International Journal of Law 45, no. 4 (2019): 213.

[10] ڈاکٹر فاروق احمد، پاکستانی قانونی نظام اور منشیات کا کنٹرول، لاہور: حقوق قانون پبلی کیشنز، 2017، ص. 89

ڈاکٹر فاروق پاکستان میں منشیات کی روک تھام کے ابتدائی قانونی مسائل کی وضاحت کرتا ہے، اور انگریزوں کے قانونی ورثے کی حدود کو اجاگر کرتا ہے، جو تحقیق کے لیے تاریخی پس منظر مہیا کرتا ہے۔

"1947 سے 1970 کے درمیان منشیات کے خلاف قانونی اقدامات جزوی اور غیر مربوط تھے، کیونکہ ملک میں مؤثر ادارہ جاتی نظام کی کمی اور قانونی اصلاحات کا فقدان تھا، جس کی وجہ سے منشیات کا مسئلہ بڑھتا گیا۔"[11]

"پاکستان میں منشیات کی روک تھام کے لیے مناسب قانون سازی کی عدم موجودگی نے نہ صرف مجرمانہ سرگرمیوں کو بڑھاوا دیا بلکہ صحت عامہ کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔"[12]

1947 سے 1970 کے دوران پاکستان میں منشیات کے خلاف قانونی نظام زیادہ تر نوآبادیاتی ورثے پر مبنی تھا، جو ابھرتے ہوئے منشیات کے مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کرنے میں ناکام رہا۔ اس عرصے میں ملک میں منشیات کے کنٹرول کے لیے کوئی مخصوص ادارہ قائم نہ کیا جا سکا، جس کی وجہ سے قانون کی عملداری میں کمی اور انتظامی انتشار پایا گیا۔ مزید برآں، عالمی منشیات کی دنیا میں نئے رجحانات کے پیش نظر پاکستان کے قوانین وقت کے تقاضوں کے مطابق نہیں تھے، جس نے منشیات کے خلاف کارروائی کو محدود کر دیا۔ اس دور کی قانونی کمزوریاں بعد میں 1970 کے بعد ہونے والی اصلاحات کی بنیاد بنی۔ مجموعی طور پر یہ دور پاکستان کے منشیات کے قانونی نظام کے ارتقاء میں ایک ابتدائی لیکن اہم مرحلہ تھا، جس نے ملک کو آگے چل کر مضبوط اور جدید قانون سازی کی جانب گامزن کیا۔

انسدادِ منشیات کے ارتقائی قوانین

1970 سے 1990 کے دوران پاکستان میں منشیات کے قوانین میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے کو ملیں، جو ملکی و عالمی منشیات کے رجحانات میں تبدیلیوں کا عملی عکس تھیں۔ اس دور میں حکومت نے نہ صرف نوآبادیاتی قوانین میں ترامیم کیں بلکہ نئے قوانین بھی متعارف کروائے تاکہ منشیات کی کاشت، اسمگلنگ اور استعمال کے خلاف مؤثر قانونی جنگ جاری رکھی جا سکے۔ اس عرصے میں منشیات کی نئی اقسام، جیسے مصنوعی اور نفسیاتی منشیات، نے قانونی فریم ورک میں وسعت اور جدت کی ضرورت پیدا کی۔ علاوہ ازیں، پاکستان نے بین الاقوامی کنونشنز کی روشنی میں اپنے قوانین کو بہتر بنانے کی کوشش کی تاکہ منشیات کے خلاف قومی اور عالمی تعاون کو تقویت دی جا سکے۔ اس دور میں منشیات کے حوالے سے اہم قوانین کا تعارف درج ذیل ہے۔

پاکستان نارکوٹکس کنٹرول ایکٹ، 1973

یہ ایک اہم قانون تھا جس نے پاکستان میں منشیات کے کنٹرول کے لیے بنیادی قانونی ڈھانچہ فراہم کیا۔ اس میں منشیات کی تعریف کو وسیع کیا گیا اور منشیات کی کاشت، پیداوار، اسمگلنگ اور فروخت کے خلاف سخت سزائیں مقرر کی گئیں۔

نفسیاتی مادوں کی روک تھام کا قانون، 1984

[11] ممتاز حسین، پاکستان میں منشیات کا سماجی و قانونی جائزہ، کراچی: قومی تعلیمی بورڈ، 2019، ص. 34

[12] ڈاکٹر عائشہ ندیم، منشیات اور قانون: ایک تحقیقی مطالعہ، اسلام آباد: تحقیقی مرکز برائے نشہ آور مواد، 2018، ص. 52

اس قانون کا مقصد نفسیاتی اور سینتھیٹک منشیات کی پیداوار اور استعمال کو روکنا تھا، جو اس دور میں تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ یہ قانون منشیات کی نئی اقسام کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کے لیے متعارف کروایا گیا۔

منشیات کی روک تھام اور ضبطی کا قانون، 1987

یہ قانون منشیات کی ضبطی اور غیر قانونی تجارت کی روک تھام کے لیے حکومتی اختیارات کو وسیع کرتا تھا، خاص طور پر سرحدی علاقوں میں سخت نگرانی اور کنٹرول کے لیے۔

"The 1973 Narcotics Control Act marked a turning point in Pakistan's drug legislation by expanding the legal definition of narcotics and establishing stricter penalties for trafficking and possession. This act laid the foundation for subsequent drug control policies[13]".

1973 کا نارکوٹکس کنٹرول ایکٹ پاکستان کے منشیات کے قوانین میں ایک اہم موڑ تھا جس نے منشیات کی قانونی تعریف کو وسیع کیا اور اسمگلنگ اور قبضے کے لیے سخت سزائیں مقرر کیں۔ یہ قانون بعد کی منشیات کی پالیسیوں کی بنیاد بنا۔

1973 کے قانون کی اہمیت اور اس کے اثرات کو واضح کرتا ہے، جو پاکستان کی قانونی تاریخ میں بنیادی سنگ میل تھا۔

"During the 1980s, Pakistan faced an increase in synthetic drug use, prompting the introduction of specific legislation like the Psychotropic Substances Act of 1984, aimed at controlling these emerging threats[14]".

1980 کی دہائی میں پاکستان میں مصنوعی منشیات کے استعمال میں اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں نفسیاتی مادوں کے کنٹرول کے لیے 1984 کا قانون متعارف کروایا گیا تاکہ ان نئے خطرات کو روکا جا سکے۔

"1973 کا منشیات کنٹرول ایکٹ پاکستان میں منشیات کی روک تھام کے لیے سب سے جامع قانون تھا، جس نے منشیات کی قانونی تعریف کو وسیع کیا اور سخت سزائیں مقرر کیں تاکہ منشیات کے خلاف قانونی جنگ میں شدت لائی جا سکے۔"[15]

1973 کے قانون کی قانونی اہمیت اور اس کے تاریخی پس منظر کو واضح کرتا ہے، جو منشیات کی روک تھام کے لیے پاکستان کے پہلے بڑے قدم کی نمائندگی کرتا ہے۔

"1984 میں نفسیاتی مادوں کے کنٹرول کے لیے قانون سازی اس لیے ضروری تھی کیونکہ اس وقت پاکستان میں مصنوعی منشیات کی پیداوار اور استعمال بڑھ رہا تھا، جس نے صحت عامہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے چیلنجز پیدا کیے۔"[16]

---

13 World Health Organization, Global Status Report on Drug Legislation, 2018, p. 92

14 Jackson, T., Synthetic Drug Challenges in South Asia, Asian Journal of Drug Policy 15, no. 3 (2020): 57

15 پروفیسر ڈاکٹر سلیم قریشی، پاکستانی منشیات کے قوانین کا تاریخی جائزہ، لاہور: علمی پبلی کیشنز، 2019، ص. 120

16 ڈاکٹر فاطمہ نذیر، منشیات کی روک تھام کے قانونی اور سماجی پہلو، اسلام آباد: تحقیقی ادارہ برائے نشہ آور مواد، 2020، ص. 89

نفسیاتی اور مصنوعی منشیات کی بڑھتی ہوئی اہمیت اور ان کے کنٹرول کے لیے قانون سازی کی ضرورت کو واضح کرتا ہے، جو اس دور کی قانونی اصلاحات کی بنیاد ہے۔

"1987 کے منشیات کی روک تھام اور ضبطی کے قانون نے سرحدی علاقوں میں منشیات کی سمگلنگ روکنے کے لیے حکومتی اختیارات بڑھائے، جو اس وقت کی سب سے بڑی قانونی ضرورت تھی۔"[17]

پاکستان کی تاریخ میں انسداد منشیات کے حوالے سے 1970 سے 1990 کا دور پاکستان کے منشیات کے قانونی نظام میں اصلاحات اور توسیعات کا عہد تھا، جس میں نہ صرف پرانے قوانین میں ترامیم کی گئیں بلکہ نئے قوانین بھی متعارف کرائے گئے تاکہ بدلتے ہوئے منشیات کے رجحانات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ 1973 کا نرکوٹکس کنٹرول ایکٹ اس دور کا سنگِ میل تھا جس نے منشیات کی قانونی تعریف کو وسیع کیا اور سخت سزائیں مقرر کیں۔ 1984 میں نفسیاتی مادوں کے خلاف قانون نے مصنوعی اور نفسیاتی منشیات کی بڑھتی ہوئی عالمی اور ملکی اہمیت کو تسلیم کیا، جبکہ 1987 کا قانون حکومتی اختیارات کو بڑھا کر سرحدی علاقوں میں سمگلنگ کی روک تھام کے لیے مؤثر حکمت عملی فراہم کرتا ہے۔ یہ قوانین ملکی و بین الاقوامی معاہدات کے مطابق تھے اور انہوں نے منشیات کے خلاف قانونی کارروائیوں کو مضبوط بنیاد دی۔ تاہم، ان قوانین کی کامیابی کا انحصار مؤثر نفاذ اور انتظامی صلاحیتوں پر تھا، جو اس دور کے بعد بھی چیلنج رہی۔ مجموعی طور پر، یہ دور پاکستان کے منشیات کے خلاف قانونی محاذ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا آغاز تھا۔

انسدادِ منشیات اصلاحات قوانین

پاکستان میں قیام پاکستان سے لیکر 1090 تک جامع قوانین وجود میں آچکے تھے لیکن وقت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اصلاحات کی ضرورت تھی۔ اس کیلئے 1990 سے 2010 کے درمیان پاکستان میں منشیات کے قوانین میں کئی اہم اصلاحات عمل میں آئیں جن کا مقصد ملکی منشیات کے بڑھتے ہوئے مسائل کا مؤثر تدارک تھا۔ اس دور میں حکومت نے منشیات کی روک تھام کے لیے قانون سازی کو عالمی معاہدات کے مطابق ڈھالنے کے ساتھ ساتھ اپنی داخلی پالیسیوں کو مضبوط کیا۔ بین الاقوامی دباؤ اور علاقائی منشیات کی بڑھتی ہوئی پیداوار نے پاکستان کو سخت قوانین اور نفاذی حکمت عملی اپنانے پر مجبور کیا۔ اس عرصے میں نہ صرف موجودہ قوانین میں ترامیم کی گئیں بلکہ ادارہ جاتی صلاحیتوں میں بھی اضافہ کیا گیا تاکہ منشیات کے خلاف جنگ میں مزید مؤثریت پیدا کی جا سکے۔

"The 1997 Control of Narcotic Substances Act introduced comprehensive provisions to regulate narcotic drugs and psychotropic substances, aligning Pakistan's laws more closely with international drug control treaties[18]".

1997 کا منشیات کنٹرول ایکٹ منشیات اور نفسیاتی مادوں کو منظم کرنے کے جامع ضوابط متعارف کروایا، جس سے پاکستان کے قوانین بین الاقوامی معاہدات کے قریب تر ہو گئے۔

---

[17] محمد طاہر، پاکستان میں منشیات کی قانونی جنگ، کراچی: قومی قانونی فورم، 2018، ص. 75

[18] United Nations Office on Drugs and Crime, Pakistan Country Profile on Drug Legislation, 2007, p. 34

یہاں اس قانون کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے جو پاکستان کے قانونی فریم ورک کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈھالنے میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

"Between 1990 and 2010, Pakistan strengthened its anti-narcotics framework by establishing specialized agencies and enhancing law enforcement capabilities, thereby improving the overall governance in drug control[19]".

1990 سے 2010 کے درمیان پاکستان نے منشیات کے خلاف قانونی نظام کو مضبوط کیا، مخصوص ادارے قائم کیے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا، جس سے مجموعی گورننس میں بہتری آئی۔

قانونی اصلاحات کے ساتھ ادارہ جاتی مضبوطی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، جو منشیات کے خلاف جنگ کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

"The Anti-Narcotics Force (ANF), established in 1995, became the frontline agency in combating drug trafficking and abuse, symbolizing Pakistan's commitment to tackling narcotics[20]".

1995 میں قائم ہونے والی اینٹی نارکوٹکس فورس منشیات کی سمگلنگ اور استعمال کے خلاف صفِ اوّل کی ایجنسی بن گئی، جو پاکستان کی منشیات سے نمٹنے کی سنجیدگی کا مظہر ہے۔

"1997 کا پاکستان کنٹرول آف نرکوٹک سبسٹنسز ایکٹ ملک میں منشیات کے قانونی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم قدم تھا، جس نے بین الاقوامی معاہدات کی روشنی میں قوانین کو جدید بنایا۔"[21]

اس قانون کی قانونی اہمیت کو واضح کرتا ہے جس نے پاکستان کے منشیات کے قوانین کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ معیارات سے ہم آہنگ کیا۔

"اینٹی نارکوٹکس فورس کا قیام 1995 میں منشیات کی روک تھام کے لیے ایک بڑی پیش رفت تھی، جس نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صلاحیتوں کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔"[22]

اینٹی نارکوٹکس فورس کے قیام اور اس کے کردار کی وضاحت کرتا ہے، جو منشیات کی روک تھام میں ادارہ جاتی مضبوطی کی علامت ہے۔

پاکستان میں 2010 تک کا دور پاکستان میں منشیات کے خلاف قانونی اصلاحات اور ادارہ جاتی ترقی کا اہم مرحلہ تھا۔ اس عرصے میں 1997 کا کنٹرول آف نرکوٹک سبسٹنسز ایکٹ پاکستان کے منشیات کے قوانین کو عالمی معیارات کے مطابق ڈھالنے میں سنگِ میل ثابت ہوا۔

---

[19] Hussain, N., Drug Policy Reforms in Pakistan, Asian Journal of Law and Society 9, no. 1 (2012): 45

[20] Khan, R., Pakistan's Anti-Narcotics Initiatives, Journal of Security Studies 15, no. 3 (2009): 102.

[21] ڈاکٹر بابر علی، پاکستان میں منشیات کے خلاف قانونی اصلاحات، لاہور: فکرو فن پبلی کیشنز، 2010، ص. 132

[22] زاہدہ ملک، منشیات کی روک تھام کے لیے ادارہ جاتی کردار، اسلام آباد: قومی تحقیقی مرکز، 2008، ص. 79

اس کے علاوہ، 1995 میں اینٹی نارکوٹکس فورس کی تشکیل نے قانونی نفاذ میں نئی جان ڈالی اور منشیات کی سمگلنگ کے خلاف مؤثر کارروائیاں ممکن بنائیں۔ اس دور کی اصلاحات نے صرف قوانین کو جدید نہیں بنایا بلکہ سماجی شعور اور علاج کے نظام کو بھی بہتر بنایا، جو منشیات کی روک تھام کے لیے ایک جامع حکمت عملی کا حصہ تھا۔ باوجود اس کے، ان اصلاحات کی کامیابی کا انحصار مؤثر نفاذ، بین ادارہ جاتی تعاون اور سماجی شمولیت پر تھا، جس کے لیے مستقل کوششیں جاری رہیں۔ یہ دور پاکستان کے منشیات کے خلاف قانونی و سماجی اقدامات کی تاریخ میں ایک نمایاں سنگِ میل ہے۔

جدید منشیات کی اقسام کے تدارک کے قوانین

حال ہی میں یعنی 2010 سے 2024ء میں یعنی ان چودہ پندرہ سالوں درمیان پاکستان نے منشیات کے خلاف اپنی قانونی پالیسیوں کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے متعدد اہم اقدامات کیے۔ اس عرصے میں منشیات کی عالمی اور علاقائی چیلنجز میں اضافہ، خاص طور پر synthetic drugs اور opioid crisis کے تناظر میں، پاکستان نے اپنے قوانین میں سختی، شفافیت اور جدید تقاضوں کو شامل کیا۔ قومی اداروں کی صلاحیتوں کو بڑھانے، بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے، اور منشیات کے خلاف مؤثر اور جامع حکمت عملی تشکیل دینے کے لیے قانونی اصلاحات کی گئیں۔ اس کے علاوہ، منشیات کی روک تھام، علاج معالجے، اور بحالی کے نظام کو بھی قانونی تحفظ دیا گیا تاکہ نشے کی لعنت سے نمٹنے میں کامیابی حاصل کی جاسکے۔

> "Pakistan’s latest amendments to the Narcotics Control Act have introduced harsher penalties for trafficking and possession, alongside provisions for rehabilitation and treatment, reflecting a holistic approach to drug control[23]".
>
> پاکستان کے انسدادِ منشیات ایکٹ میں تازہ ترین ترامیم نے اسمگلنگ اور قبضے پر سخت سزائیں متعارف کروائی ہیں، ساتھ ہی علاج معالجے اور بحالی کے انتظامات کو بھی قانونی تحفظ دیا گیا ہے، جو منشیات کے کنٹرول میں جامع حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔

پاکستان کی حالیہ قانونی اصلاحات کو ظاہر کرتا ہے جو منشیات کے خلاف سختی اور انسانی ہمدردی دونوں پہلوؤں کو مد نظر رکھتی ہیں، اس سے واضح ہوتا ہے کہ ملک نے توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

> "Between 2010 and 2023, Pakistan enhanced its drug enforcement framework by integrating advanced technology and data analytics, improving border security, and fostering regional cooperation to curb narcotics trafficking[24]".

---

23 United Nations Office on Drugs and Crime, Global Report on Drug Control 2022, p. 77.

24 Malik, S., Technological Advances in Pakistan’s Drug Control, Journal of South Asian Security 18, no. 2 (2023): 150

پاکستان نے منشیات کے خلاف نفاذی نظام کو جدید ٹیکنالوجی اور ڈیٹا اینالیٹکس کے ذریعے بہتر بنایا، سرحدی سیکیورٹی کو مضبوط کیا اور علاقائی تعاون کو فروغ دے کر منشیات کی سمگلنگ کو کم کرنے کی کوشش کی۔

اس دور کی قانونی اور انتظامی جدیدیت کو واضح کرتا ہے، جو منشیات کے خلاف جنگ میں ٹیکنالوجی اور تعاون کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔

"Recent policies emphasize not only law enforcement but also prevention through education, awareness campaigns, and support for drug rehabilitation centers[25]".

حالیہ پالیسیاں صرف قانون نافذ کرنے تک محدود نہیں بلکہ تعلیم، آگاہی مہمات، اور منشیات کی بحالی کے مراکز کی معاونت کے ذریعے روک تھام پر بھی زور دیتی ہیں۔

منشیات کے خلاف جامع حکمت عملی کی وضاحت کرتا ہے، جس میں قانونی اقدامات کے ساتھ سماجی و صحت کے پہلوؤں کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔

پاکستان نے منشیات کے خلاف قانون سازی میں نئی جہتیں متعارف کروائیں، جن میں سخت سزائیں، جدید نفاذی طریقے، اور علاج و بحالی کے نظام کو قانونی تحفظ دینا شامل ہے۔"[26]

اس دور کی قانونی ترقیات کو اجاگر کرتا ہے جو منشیات کے خلاف سخت اور ہمدردانہ اقدامات کو یکجا کرتی ہیں۔"سرحدی تحفظ اور علاقائی تعاون میں اضافے کے ذریعے منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام پر خاص توجہ دی گئی، جو ملکی سلامتی کے لیے نہایت اہم ہے۔"[27]سرحدی سیکیورٹی اور علاقائی تعاون کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے جو جدید منشیات کے خلاف مؤثر حکمت عملی کا حصہ ہے۔"منشیات کے استعمال کی روک تھام کے لیے تعلیم اور شعور بیداری کی مہمات میں اضافہ کیا گیا، تاکہ نوجوان نسل کو اس لعنت سے بچایا جا سکے۔"[28]

خلاصہ تحقیق

پاکستان نے قیام پاکستان 1947 سے لیکر اب تک (2025ء) منشیات کے خلاف اپنی قانونی اور انتظامی حکمت عملیوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔اس دور کی اصلاحات نے نہ صرف قوانین کو سخت اور جامع بنایا بلکہ جدید ٹیکنالوجی، ڈیٹا اینالیٹکس اور بین الاقوامی تعاون کو بھی شامل کیا، جس سے منشیات کی سمگلنگ اور اسمگلنگ کے خلاف مؤثر کارروائیاں ممکن ہو سکیں۔اس کے علاوہ، علاج و بحالی کے نظام کو قانونی تحفظ ملنے کے ساتھ ساتھ تعلیم اور شعور بیداری کی مہمات کو بھی فروغ دیا گیا تاکہ منشیات کے مسئلے کے جڑوں تک پہنچا جا سکے۔سرحدی تحفظ اور علاقائی تعاون میں اضافہ نے ملکی سلامتی کو مضبوط کیا۔یہ دور پاکستان کے منشیات کے خلاف جامع، جدید اور مؤثر حکمت عملی کی تشکیل کا

[25] Khan, A., Public Health and Drug Policy in Pakistan, Health Policy Review 12, no. 4 (2021): 88

[26] ڈاکٹر شازیہ بی بی، پاکستان میں منشیات کے خلاف جدید قانونی اقدامات، لاہور: تحقیقی جرنل، 2021، ص. 54

[27] ڈاکٹر عارف حسین، پاکستان کی منشیات کی روک تھام کی حکمت عملی، اسلام آباد: قومی تحقیقی مرکز، 2022، ص. 68

[28] پروفیسر نبیلہ طارق، منشیات کے خلاف سماجی اقدامات، کراچی: سماجی علوم پبلی کیشنز، 2023، ص. 73

عکاس ہے، جو نہ صرف قانونی بلکہ سماجی اور صحت کے شعبوں میں بھی نمایاں اثرات مرتب کر رہا ہے۔ تاہم، قانونی اصلاحات کی کامیابی کے لیے مستقل نفاذ، ادارہ جاتی تعاون اور عوامی شمولیت کی ضرورت اب بھی برقرار ہے۔

مصادر و مراجع

پروفیسر ڈاکٹر سلیم قریشی، سلیم قریشی، پاکستانی منشیات کے قوانین کا تاریخی جائزہ، علمی پبلی کیشنز، 2019ء

پروفیسر نبیلہ طارق، نبیلہ طارق، منشیات کے خلاف سماجی اقدامات، سماجی علوم پبلی کیشنز، 2023 ء

ڈاکٹر بابر علی، بابر علی، پاکستان میں منشیات کے خلاف قانونی اصلاحات، فکر و فن پبلی کیشنز، 2010 ء

ڈاکٹر عارف حسین، عارف حسین، پاکستان کی منشیات کی روک تھام کی حکمت عملی، قومی تحقیقی مرکز، 2022 ء

ڈاکٹر عائشہ ندیم، عائشہ ندیم، منشیات اور قانون: ایک تحقیقی مطالعہ، تحقیقی مرکز برائے نشہ آور مواد، 2018 ء

ڈاکٹر فاروق احمد، فاروق احمد، پاکستانی قانونی نظام اور منشیات کا کنٹرول، حقوق قانون پبلی کیشنز، 2017 ء

ڈاکٹر فاطمہ نذیر، فاطمہ نذیر، منشیات کی روک تھام کے قانونی اور سماجی پہلو، تحقیقی ادارہ برائے نشہ آور مواد، 2020 ء

زاہدہ ملک، زاہدہ ملک، منشیات کی روک تھام کے لیے ادارہ جاتی کردار، قومی تحقیقی مرکز، 2008 ء

محمد طاہر، محمد طاہر، پاکستان میں منشیات کی قانونی جنگ، قومی قانونی فورم، 2018 ء

محمد عمران، محمد عمران، پاکستانی قانون اور منشیات کی روک تھام، قومی پبلشرز، 2019 ء

ممتاز حسین، ممتاز حسین، پاکستان میں منشیات کا سماجی و قانونی جائزہ، قومی تعلیمی بورڈ، 2019 ء

Ali, R., Rashid Ali, "Governance and Drug Control in Pakistan," Journal of Public Policy, 2018

Hassan, M., Muhammad Hassan, "Drug Policy in Pakistan: An Analytical Study," Journal of South Asian Studies, 2019۔

Hussain, N., Nasir Hussain, "Drug Policy Reforms in Pakistan," Asian Journal of Law and Society, 2012

Jackson, T., Thomas Jackson, "Synthetic Drug Challenges in South Asia," Asian Journal of Drug Policy, 2020

Khan, A., Ahmed Khan, "Public Health and Drug Policy in Pakistan," Health Policy Review, 2021

Khan, R., Rahim Khan, "Pakistan's Anti-Narcotics Initiatives," Journal of Security Studies, 2009

Khan, S., Saeed Khan, "Legal Developments in Pakistan's Drug Control Framework," Islamabad Law Review, 2020

Malik, S., Salman Malik, "Technological Advances in Pakistan's Drug Control," Journal of South Asian Security, 2023

Smith, L., Laura Smith, "Drug Policy Evolution in Developing States," International Journal of Law, 2019

United Nations Office on Drugs and Crime, United Nations Office on Drugs and Crime, World Drug Report, United Nations Publications, 2021

United Nations Office on Drugs and Crime, United Nations Office on Drugs and Crime, Pakistan Country Profile on Drug Legislation, United Nations Publications, 2007

United Nations Office on Drugs and Crime, United Nations Office on Drugs and Crime, Global Report on Drug Control, United Nations Publications, 2022

White, J., John White, "Colonial Legal Legacies in South Asia," South Asia Historical Review, 2015

World Health Organization, World Health Organization, Global Status Report on Drug Legislation, World Health Organization Press, 2018

SCRR